ماہنامہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

نگران: مبارک احمد تنویر
(انچارج شعبہ تصنیف)

مدیر: حامد اقبال

جلد نمبر 23 شمارہ نمبر 01 - ماہ صلح 1397 ہجری شمسی بمطابق جنوری 2018ء

قرآن کریم

وَمَثَلُ الَّذِيۡنَ يُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمُ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰهِ وَ تَثۡبِيۡتًا مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبۡوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتۡ اُكُلَهَا ضِعۡفَيۡنِ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ يُصِبۡهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ. (البقرہ:266)

ترجمہ: اور ان لوگوں کی مثال جو اپنے اموال اللہ کی رضا چاہتے ہوئے اور اپنے نفوس میں سے بعض کو ثبات دینے کے لئے خرچ کرتے ہیں، ایسے باغ کی سی ہے جو اونچی جگہ پر واقع ہو اور اسے تیز بارش پہنچے تو وہ بڑھ چڑھ کر اپنا پھل لائے، اور اگر اسے بارش نہ پہنچے تو شبنم ہی بہت ہو۔ اور اللہ اس پر جو تم کرتے ہو گہری نظر رکھنے والا ہے (ترجمہ از۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

حدیثِ مبارکہ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا مَنۡ اَنۡفَقَ نَفَقَةً فِيۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ كُتِبَتۡ لَهٗ بِسَبۡعِ مِائَةِ ضِعۡفٍ.

جو شخص اللہ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے۔ اسے اس کے بدلے میں سات سو گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔

(ترمذی۔ باب ماجاء فی فضل النفقۃفی سبیل اللہ)

اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ السلام

”دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔ اسی واسطے علم تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا: لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰى تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ (آل عمران:۹۳) حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے، کیونکہ مخلوق الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے اور ابنائے جنس اور مخلوق خدا کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ جب تک انسان ایثار نہ کرے۔ دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔ دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شے ہے اور اس آیت میں لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰى تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔

پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے“۔ (ملفوظات جلد اوّل، صفحہ۔367۔ ایڈیشن 2003)

فرمایا: ”میں یقیناً جانتا ہوں کہ خسارہ کی حالت میں وہ لوگ ہیں جو ریاکاری کے موقعوں میں تو صدہا روپیہ خرچ کریں اور خدا کی راہ میں پیش وپس سوچیں۔ شرم کی بات ہے کہ کوئی شخص اس جماعت میں داخل ہو کر پھر اپنی خسّت اور بخل کو نہ چھوڑے۔ یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ ہر ایک اہل اللہ کے گروہ کو اپنی ابتدائی حالت میں چندوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ ہمارے نبی ﷺ نے بھی کئی مرتبہ صحابہؓ پر چندے لگائے جن میں حضرت ابوبکرؓ سب سے بڑھ کر رہے۔ سو مردانہ ہمّت سے امداد کے لئے بلاتوقّف قدم اٹھانا چاہیئے۔۔۔ جو ہمیں مدد دیتے ہیں آخر وہ خدا کی مدد دیکھیں گے“ (مجموعہ اشتہارات جلد3 صفحہ 156)

مشعل راہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

”دنیا میں انسان ذاتی تسکین کے لئے بھی، ذاتی مقاصد کے حصول کے لئے بھی مال خرچ کرتا ہے اور کبھی صدقہ وخیرات بھی کر دیتا ہے۔ لیکن آج دنیا میں کوئی ایسا گروہ نہیں ہے کوئی ایسی جماعت نہیں ہے جس کے ممبران اور افراد دنیا کے ہر شہر اور ہر ملک میں ایک مقصد کے لئے ایک ہاتھ پر جمع ہو کر اپنے مال خرچ کرنے کے لئے پیش کر رہے ہوں اور وہ مقصد بھی دین کی اشاعت اور خدمت خلق کا مقصد ہو۔ ہاں صرف ایک جماعت ہے جو یہ کام کر رہی ہے اور وہ وہ جماعت ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اس مقصد کے لئے قائم فرمایا ہے وہ جماعت ہے جو آنحضرت ﷺ کے غلام صادق کی جماعت ہے وہ جماعت ہے جو مسیح موعود اور مہدی معہود کی جماعت ہے۔ جس کے سپرد اسلام کے ساری دنیا میں قیام کا کام ہے جو گزشتہ تقریباً 128 سال سے خدمت اسلام اور خدمت انسانیت کے لئے اپنا مال قربان کر رہی ہے اور یہ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جماعت کو قرآنی تعلیم کی روشنی میں مال کے صحیح مصرف اور مال کی قربانی کا ادراک عطا فرمایا ہے۔۔۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے افراد کو قربانیوں کی یہ جاگ ایسی لگی ہے کہ ایک کے بعد دوسری نسل قربانیاں کرتی چلی جا رہی ہے بلکہ وہ لوگ جو دور دراز ممالک کے رہنے والے ہیں، بعد میں آ کر شامل ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں وہ بھی ان بزرگوں کی قربانیوں کی جب باتیں سنتے ہیں یا پھر یہ سنتے ہیں کہ فلاں مقصد کے لئے قربانی کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو سن کر پھر قربانیوں کی روح کو سمجھتے ہیں تو وہ بھی ایسی ایسی مثالیں پیش کرتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ امراء سے زیادہ اوسط درجے کے لوگ اور غرباء ہیں جو قربانیاں پیش کرتے ہیں اور حیرت انگیز نمونے دکھاتے ہیں۔۔۔ پس غریب لوگوں کی یہ قربانی طل یعنی شبنم کی طرح ہے یہ ذرا سی نمی جوان کی معمولی قربانی سے دین کے باغ کو ملتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیشمار پھل لاتی ہے“۔

(الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ 27 جنوری 2017 تا 02 فروری 2017۔ صفحہ 6.5)

تبلیغی رپورٹ

عریبک ڈیسک جماعت جرمنی

مکرم حفیظ اللہ بھروانہ صاحب نگران عریبک ڈیسک جماعت احمدیہ جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 31 دسمبر 2017ء اور یکم جنوری 2018ء، دو دن کیلئے جرمنی میں عرب احمدیوں کا اجتماع جامعہ احمدیہ میں منعقد ہوا۔ جس میں 150 احمدی مرد، خواتین و بچے اور 30 کے قریب غیر از جماعت عرب مہمانوں نے شرکت کی۔ نئے سال کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا جس میں تمام احباب نے شرکت کی۔ لندن سے مکرم محمد احمد نعیم صاحب نے شرکت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اجتماع بہت کامیاب رہا۔ تمام احمدی اور مہمان بہت خوش تھے۔ مختلف مواقع پر اپنے جذبات کا اظہار کرتے رہے۔ تلاوت, قصائد حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مختلف موضوعات پر عرب احمدیوں نے خطاب کیا۔ مکرم محمد احمد نعیم صاحب نے افتتاحی اور اختتامی خطاب کے علاوہ مجلس سوال و جواب میں بھی شرکت فرمائی۔ علاوہ ازیں مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مربی سلسلہ نے ''اطاعت خلافت'' کے موضوع پر اور اسی طرح مکرم شمشاد احمد قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی نے جامعہ کا تعارف اور اسکی اہمیت پر عربی میں خطاب کئے۔ مکرم حافظ فرید احمد صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ جماعت جرمنی نے جماعت احمدیہ جرمنی کی تبلیغی سرگرمیوں کی تفصیل بیان کی۔ اور عرب احمدیوں کو تبلیغ کے میدان میں بھرپور حصہ لینے کی ترغیب دلائی۔ اسی طرح دو مجالس سوال و جواب بھی منعقد ہوئیں۔ ایک ڈنر کا انتظام کیا گیا جس میں بعض مربیان کرام کو بھی مدعو کیا گیا۔ اجتماع کا اختتام دعا کے ساتھ ہوا۔

☆ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اجتماع کے موقع پر آٹھ 8 زیر تبلیغ احباب نے بیعت کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ ان میں سے ایک سیرین فیملی, ایک مصری, ایک یمنی اور ایک سیرین شامل ہیں۔

مصری دوست کی بیعت کا واقعہ

مصری دوست نے بیعت کے بعد خاکسار کو اپنے احمدی ہونے کے بارے میں بیان کیا۔

''میں اور میرے والد سال 2011ء میں لیبیا میں کام کی غرض سے موجود تھے۔ میرے دل میں ذرا برابر رحمت نہیں تھیں۔ کام میں ساتھیوں کے ساتھ اکثر لڑائی جھگڑا کرنا میرا معمول تھا۔ گھر میں آ کر چھوٹی سی بات پر سب بہن بھائیوں سے بدتمیزی کرتا تھا یہاں تک کہ اپنی ماں کی بھی عزت نہیں کرتا تھا۔ ایک دن میری ماں مجھے کہنے لگی کہ تم انسان نہیں بلکہ شیطان ہو۔ اور میں تمہیں اپنا بیٹا ہی نہیں مانتی۔ نماز روزہ وغیرہ کے کبھی قریب نہیں جاتا تھا۔ ایک دن میرا ہمسایہ مجھے کہنے لگا کہ مجھے تم اچھے انسان لگتے ہو۔ میں تمھیں ایک ٹی وی چینل کے متعلق بتاتا ہوں تم وہ دیکھا کرو۔ یقیناً تمہیں حقیقی اسلام کا علم ہوگا۔ چنانچہ میں ان کے کہنے پر ایم ٹی اے دیکھنے لگا اور واقعی میں ایم ٹی اے کا ہی ہو کر رہ گیا۔ ہر جمعرات کو میرے والد کہتے کہ کل کام پر جانا ہے اور میں ہمیشہ ان کو انکار کر دیتا کہ نہیں جمعہ کو چھٹی ہے اور میں ایم ٹی اے پر خطبہ جمعہ سنتا۔ ایک دن میرے والد صاحب جمعہ کے وقت میرے کمرہ میں آئے۔ ایم ٹی اے پر خطبہ لگا ہوا تھا۔ میں نے ریموٹ چھپا دیا تا کہ وہ چینل نہ تبدیل کر سکیں۔ وہ بھی آ کر بیٹھ گئے۔ اور سارا خطبہ سنا۔ جب خطبہ ختم ہو گیا تو میں نے چینل تبدیل کرنا چاہا۔ مگر انہوں نے مجھے روک دیا۔ اس دن ہم دونوں شام تک ایم ٹی اے ہی دیکھتے رہے۔ آخر پر مجھے کہنے لگے۔ اچھا تو اب تم ان مولوی صاحب کے مرید بن گئے ہو۔ میں نے کہا کہ یہ مولوی صاحب نہیں بلکہ یہ جماعت احمدیہ کے امام ہیں۔ اور یہی حقیقی اسلام پیش کرتے ہیں۔ اور انہیں ہی دیکھ کر میں نے نمازیں شروع کی ہیں۔ اور یہ تبدیلی مجھ میں اس چینل کی وجہ سے ہے۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ نہ تم مصری زبان بولتے ہو اور نہ تمہارا رہن سہن مصریوں والا ہے۔ اب مرید بھی ایک عجمی کے بن گئے ہو۔ مجھے تو لگتا ہے تم عربی ہو ہی نہیں۔ اس کے بعد سال 2012ء میں لیبیا کے حالات خراب ہو گئے۔ اور بجلی کا نظام تباہ ہو گیا۔ اور اس طرح میں ایم ٹی اے دیکھنے سے محروم ہو گیا۔ حالات کی خرابی کی وجہ سے والدین کو واپس مصر چھوڑنا پڑا۔ اور خود یورپ آنے کا ارادہ کر لیا۔ سفر شروع کرنے سے پہلے میں نے والد صاحب سے کہا کہ اگر میں خیر و عافیت سے یورپ پہنچ گیا تو سب سے پہلے میں جماعت احمدیہ کو تلاش کروں گا۔ اور بیعت کروں گا۔ میرے والد صاحب کہنے لگے کہ استخارہ کر لو۔ میں نے کہا کہ : کر لیا ہے۔ وہ کہنے لگے کہ دوبارہ کر لو میں نے جواب دیا دوبارہ بھی کر لیا ہے۔ اور تیسری بار بھی۔ چنانچہ میں بذریعہ سمندری راستہ یورپ روانہ ہو گیا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے بغیر کسی تکلیف کے جرمنی پہنچ گیا۔ اب تو احمدیت کے بارہ میں شک کی کوئی گنجائش ہی نہیں رہی تھی۔ مجھے دور دراز ڈنمارک کے قریب ایک جزیرہ میں رکھا گیا۔ نہ مجھے زبان آتی تھی اور نہ ہی کوئی جاننے والا۔ عجیب مشکل میں پھنس گیا۔ لیکن خدا تعالیٰ سے کیا گیا وعدہ بھی پورا کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ ایک دن میں فون کی سم خریدنے بازار نکلا تو ایک باریش عربی دوست کی دوکان مل گئی۔ تعارف پر معلوم ہوا کہ انکا تعلق عراق سے ہے۔ اور وہ بہت پرانے یہاں کے رہنے والے ہیں۔ میں نے سم کارڈ خریدنے کے بعد ڈرتے ڈرتے ان سے پوچھا کہ کیا آپ احمدیوں کے متعلق جانتے ہیں۔ اس پر وہ مجھے گھورنے لگے۔ تھوڑی دیر کے بعد بولے۔ ہاں! میں نے دوبارہ پوچھا کہ یہاں کوئی احمدی ہے؟ غصے سے کہنے لگے کہ یہ میں ہرگز نہیں بتاؤں گا اور اگر کسی احمدی سے تمہارا غلطی سے بھی سامنا ہو جائے تو تم راستہ بدل لینا۔ تمہیں نہیں معلوم وہ کتنے خطرناک لوگ ہیں۔ اور اگر تم باز نہیں آؤ گے تو میں تمہیں کیمپ سے بھی نکلوا سکتا ہوں۔ یہ سن کر میں واقعی خوف زدہ ہو گیا اور کہا کہ ٹھیک ہے تم نہ بتاؤ مگر ناراض تو نہ ہو۔

واپس کیمپ آ کر میں نے ارادہ کر لیا کہ جو بھی ہو میں نے زبان سیکھنی ہے۔ چنانچہ نو ماہ دن رات کھانے پینے کے علاوہ تمام وقت یوٹیوب پر جرمن سیکھتا رہا۔ اس طرح نو ماہ میں اتنی زبان سیکھ لی کہ کسی سے بات چیت کر سکتا تھا۔ اس کے فوراً بعد معجزانہ نوکری بھی مل گئی۔ اس تمام عرصہ میں میں ایم ٹی اے دیکھنا نہیں بھولا۔ لیکن دو سال سے زیادہ عرصہ گذر گیا مجھے کوئی احمدی نہیں ملا۔ ایک دن میں بس میں سوار تھا۔ ایک جگہ بس رکی۔ میں کھڑکی سے باہر کی طرف دیکھ رہا تھا۔ کہ ایک مکان کے سامنے لکھا ہوا تھا ''جماعت احمدیہ''۔ میں ڈرائیور کی طرف بھاگا کہ مجھے یہاں اترنا ہے۔ مگر وہ کہنے لگا نہیں اب اگلے سٹاپ پر اتر سکتے ہو۔ چنانچہ اگلے سٹاپ پر اتر کر میں بھاگتے ہوئے واپس اس جگہ آیا۔ دروازہ بند تھا۔ میں ظہر سے عصر تک انتظار کرتا رہا مگر کوئی شخص بھی وہاں نہ ملا۔ بوجھل قدموں گھر آ گیا کہ کل صبح پھر جاؤں گا۔ گھر پہنچ کر اچانک خیال آیا کہ گوگل میں تلاش کرتا ہوں۔ چنانچہ میں نے احمدیہ مشن اور شہر کا نام لکھ کر تلاش کیا۔ تو اسی جگہ کا ایڈریس اور فون نمبر مل گیا۔ میں نے فوراً فون ملایا۔ تو ایک احمدی دوست سے بات ہوئی۔ انہوں نے مجھے جمعہ پر آنے کی دعوت دی۔ میں جمعہ کو پہنچ گیا۔ جمعہ کے بعد جرمن زبان میں بات چیت کرتے رہے۔ ان سے مل کر مجھے بہت سکون ملا۔ وہ مجھے کہنے لگے کہ میں آپ کا رابطہ کسی عربی جاننے والے سے کرواتا ہوں۔ اس طرح پھر محمد الکیال صاحب سے رابطہ ہو گیا۔ وہ کہنے لگے کہ ہمارا اگلے ہفتہ عربوں کا دو روزہ اجتماع ہے اگر آپ آ سکتے ہیں تو وہاں ملاقات ہو جائے گی۔ یہ سن کر میری آنکھوں سے خوشی کے آنسو نکل آئے۔ میں نے کہا میں تو اسی چیز کا انتظار کر رہا تھا۔ مجھے وہ سات سو کلومیٹر کا سفر بھی طویل نہیں لگا۔ تمام سفر اسی خوشی میں گذر گیا کہ اللہ تعالیٰ نے سچ کی تلاش میں میری ہر قدم پر مدد فرمائی ہے۔ اجتماع پر پہنچ کر میں بے حد خوش ہوا۔ احمدیوں کی باہمی محبت اور اخوت دیکھ کر میرا دل خوشی سے بھر گیا ہے۔ میں نے اپنے والدین اور بہن بھائیوں کو بھی اپنی بیعت کا بتا دیا ہے۔ وہ بھی خوش ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے ہمیشہ احمدیت پر قائم رکھے۔ میں صدق دل سے اقرار کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ہر قدم پر انکی صداقت کے نشان دکھلائے ہیں۔ میں نے کاغذ پر تو آج بیعت کی ہے مگر میں تو دل سے پانچ سال سے احمدی ہوں''۔

☆ دوران ماہ نومبر و دسمبر 2017ء میں 6 عرب تبلیغی میٹنگز منعقد ہوئیں۔ 85 عربوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عرب احمدیوں میں سے مکرم محمد الکیال صاحب، مکرم عماد رسلان صاحب، مکرم امجد حوارنی صاحب، مکرم ماہر المعانی صاحب، مکرم ماہر الصباغ صاحب، مکرم آزاد علی کرد صاحب، مکرم اکرم سلمان صاحب، مکرم محمد سلمان صاحب تبلیغ اور دوسرے جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ انہیں مزید اخلاص و وفا میں بڑھاتا رہے۔

☆ 60 نئے عربوں سے تبلیغی رابطے ہوئے۔

☆ 36 عربوں کی مختلف معاملات ٹرانسلیشن، گھروں کی تلاش، ٹرانسپورٹیشن وغیرہ میں مدد کرنے کی توفیق ملی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشقِ رسولِ عربی ﷺ

(مکرم رحمت اللہ بندیشہ صاحب ۔مربی سلسلہ)

حضرت بانی جماعت احمدیہ کا عشق رسول ﷺ،آپؑ کی تحریرات کی روشنی میں

تمام آدم زادوں کے لئے ایک ہی رسول اور ایک ہی شفیع

''نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن،اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ ﷺ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبیؐ کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد ﷺ اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے۔اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔''

(کشتی نوح،روحانی خزائن،جلد ۱۹ص:۱۳۔۱۴)

ہمیشہ کے لئے جلال اور تقدّس کے تخت پر بیٹھنے والا نبی

''اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو! اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو! میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدّس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہے۔'' (تریاق القلوب،روحانی خزائن،جلد ۱۵ص:۱۴۱)

بنی نوع انسان کا بے نظیر ہمدرد

''اگر کسی نبی کی فضیلت اس کے ان کاموں سے ثابت ہو سکتی ہے جن سے بنی نوع کی سچی ہمدردی سب نبیوں سے بڑھ کر ظاہر ہو تو اے سب لوگو اٹھو،اور گواہی دو کہ اس صفت میں محمد ﷺ کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں۔۔۔اندھے مخلوق پرستوں نے اس بزرگ رسولؐ کو شناخت نہیں کیا جس نے ہزاروں نمونے سچی ہمدردی کے دکھلائے۔لیکن اب میں دیکھتا ہوں کہ وہ وقت پہنچ گیا ہے کہ یہ پاک رسول شناخت کیا جائے چاہو تو میری بات کو لکھ رکھو۔۔۔اے سننے والو سنو اور اے سوچنے والو سوچو اور یاد رکھو کہ حق ظاہر ہوگا اور وہ جو سچا نور ہے چمکے گا۔''
(مجموعہ اشتہارات،جلد ۲ص:۳۰۶ تا ۳۰۷۔ایڈیشن دوم ۱۹۸۶ء)

نبی کریم کی فضیلت کل انبیاء پر میرے ایمان کا جزو اعظم

''میرا مذہب یہ ہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ کو الگ کیا جاتا اور کل نبی جو اس وقت تک گذر چکے تھے۔سب کے سب اکٹھے ہو کر وہ کام اور وہ اصلاح کرنا چاہتے۔جو رسول اللہ ﷺ نے کی ہرگز نہ کر سکتے۔ان میں وہ دل اور وہ قوت نہ تھی جو ہمارے نبیؐ کو ملی تھی۔اگر کوئی کہے کہ یہ نبیوں کی معاذ اللہ سوء ادبی ہے تو وہ نادان مجھ پر افتراء کرے گا۔میں نبیوں کی عزت اور حرمت کرنا اپنے ایمان کا جزو سمجھتا ہوں،لیکن نبی کریم کی فضیلت کل انبیاء پر میرے ایمان کا جزو اعظم ہے اور میرے رگ و ریشہ میں ملی ہوئی بات ہے۔یہ میرے اختیار میں نہیں کہ اس کو نکال دوں۔بدنصیب اور آنکھ نہ رکھنے والا مخالف جو چاہے سو کہے۔ہمارے نبی کریم ﷺ نے وہ کام کیا ہے،جو نہ الگ الگ اور نہ مل مل کر کسی سے ہو سکتا تھا اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ذلك فضل اللّٰه یو تیه من یشآء'' (ملفوظات جلد ۱،ص:۴۲۰۔ایڈیشن ۲۰۱۰۔انڈیا)

اس قدر کبھی دل نہ دکھتا

''اس قدر بدگوئی اور اہانت اور دشنام دہی کی کتابیں نبی کریم ﷺ کے حق میں چھاپی گئیں اور شائع کی گئیں کہ جن کے سننے سے بدن پر لرزہ پڑتا اور دل رو رو کر یہ گواہی دیتا ہے کہ اگر یہ لوگ ہمارے بچوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے قتل کرتے اور ہمارے جانی اور دلی عزیزوں کو جو دنیا کے عزیز ہیں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے اور ہمیں بڑی ذلت سے جان سے مارتے اور ہمارے تمام اموال پر قبضہ کر لیتے تو واللہ ثم واللہ ہمیں رنج نہ ہوتا اور اس قدر کبھی دل نہ دکھتا جو ان گالیوں اور اس توہین سے جو ہمارے رسول ﷺ کی گئی دُکھا۔'' (آئینہ کمالات اسلام،روحانی خزائن،جلد ۵ص:۵۱۔۵۲)

سب سے افضل واعلیٰ واکمل وارفع واجلیٰ واصفا نبی

''چونکہ آنحضرت ﷺ اپنی پاک باطنی وانشراح صدری وعصمت وحیا وصدق وصفا وتوکل ووفا اور عشق الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء سے بڑھ کر اور سب سے افضل واعلیٰ واکمل وارفع واجلیٰ واصفا تھے اس لئے خدائے جل شانہ نے ان کو عطر کمالات خاصہ سے سب سے زیادہ معطر کیا اور وہ سینہ اور دل جو تمام اولین وآخرین کے سینہ ودل سے فراخ تر وپاک تر ومعصوم تر وروشن تر وعاشق تر تھا وہ اسی لائق ٹھہرا کہ اس پر ایسی وحی نازل ہو کہ جو تمام اوّلین وآخرین کی وحیوں سے اقویٰ واکمل وارفع واتم ہو کر صفات الٰہیہ کے دکھلانے کے لئے ایک نہایت صاف اور کشادہ اور وسیع آئینہ ہو''

(سرمہ چشم آریہ حاشیہ۔روحانی خزائن جلد ۲ص ۷۱۔ایڈیشن ۱۹۸۴۔لندن)

حقیقی مجدد اعظم

''ہمارے نبی ﷺ اظہار سچائی کے لئے ایک مجدد اعظم تھے جو گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دنیا میں لائے۔اس فخر میں ہمارے نبی ﷺ کے ساتھ کوئی بھی نبی شریک نہیں کہ آپ نے تمام دنیا کو ایک تاریکی میں پایا اور پھر آپ کے ظہور سے وہ تاریکی نور سے بدل گئی۔جس قوم میں آپ ظاہر ہوئے آپ فوت نہ ہوئے جب تک کہ اس تمام قوم نے شرک کا چولہ اتار کر توحید کا جامہ نہ پہن لیا اور نہ صرف اس قدر بلکہ وہ لوگ اعلیٰ مراتب ایمان کو پہنچ گئے اور وہ کام صدق اور وفا اور یقین کے ان سے ظاہر ہوئے کہ جس کی نظیر دنیا کے کسی حصہ میں پائی نہیں جاتی۔یہ کامیابی اور اس قدر کامیابی کسی نبی کو بجز آنحضرت ﷺ کے نصیب نہیں ہوئی۔'' (لیکچر سیالکوٹ،روحانی خزائن،جلد ۲۰ص:۲۰۶)

ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں

''وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے۔اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔اللّٰھم صل وسلم وبارك علیه واله بعدد همه وغمه وحزنه لهذه الامة وانزل علیه انوار رحمتك الی الابد۔'' (برکات الدعا،روحانی خزائن،جلد ۶ص:۱۰۔۱۱)

انسان کامل اور کامل نبی

''وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پرزور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً وعملاً وصدقاً وثباتاً دکھلایا اور انسان کاملؐ کہلایا۔۔۔وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔اے پیارے خدا اس پیارے نبیؐ پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔''

(اتمام الحجہ،روحانی خزائن،جلد ۸ص:۳۰۸)

جس کے ساتھ ہم۔۔۔اس عالم گزران سے کوچ کریں گے

''ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا اله الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل وتوفیق باری تعالیٰ اس عالم گزران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا ومولانا محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النبیین وخیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔'' (ازالہ اوہام،روحانی خزائن،جلد ۳ص:۱۶۹۔۱۷۰)

خدا نما وجود

''ہم نے ایک ایسے نبی کا دامن پکڑا ہے جو خدا نما ہے کسی نے یہ شعر بہت ہی اچھا کہا ہے

محمدؐ عربی بادشاہ ہر دو سرا — کرے ہے روح قُدس جس کے در کی دربانی
اسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں — کہ اس کی مرتبہ دانی میں ہے خدا دانی

Vol. 23 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 01
Ahmadiyya Muslim Jamaat,National Shoba Tasneef, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652,Email:akhbar.ahmadiyya@hotmail.com

ہم کس زبان سے خدا کا شکر کریں جس نے ایسے نبی کی پیروی ہمیں نصیب کی جو سعیدوں کی ارواح کے لئے آفتاب ہے جیسے اجسام کے لئے سورج۔ وہ اندھیرے کے وقت ظاہر ہوا اور دنیا کو اپنی روشنی سے روشن کر دیا وہ نہ تھکا نہ ماندہ ہوا جب تک کہ عرب کے تمام حصہ کو شرک سے پاک نہ کر دیا۔ وہ اپنی سچائی کی آپ دلیل ہے کیونکہ اس کا نور ہر ایک زمانہ میں موجود ہے اور اس کی سچی پیروی انسان کو یوں پاک کرتی ہے کہ جیسا ایک صاف اور شفاف دریا کا پانی میلے کپڑے کو۔''

(چشمہ معرفت حصہ دوم، روحانی خزائن، جلد ۲۳ص:۳۰۲۔۳۰۳)

حضرت بانی جماعت احمدیہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، واقعات کی روشنی میں

کاش یہ شعر میری زبان سے نکلتا

''ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ اپنے مکان کے ساتھ والی چھوٹی سی مسجد میں جو مسجد مبارک کہلاتی ہے اکیلے ٹہل رہے تھے اور آہستہ آہستہ کچھ گنگناتے جاتے تھے اور اس کے ساتھ ہی آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی تار بہتی چلی جارہی تھی۔ اس وقت ایک مخلص دوست نے باہر سے آکر سنا تو آپ آنحضرت ﷺ کے صحابی حضرت حسانؓ بن ثابت کا ایک شعر پڑھ رہے تھے جو حضرت حسانؓ نے آنحضرت ﷺ کی وفات پر کہا تھا اور وہ شعر یہ ہے

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِيْ فَعَمِيَ عَلَيْكَ النَّاظِرُ

مَنْ شَآءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ فَعَلَيْكَ كُنْتُ أُحَاذِرُ

(دیوان حسانؓ بن ثابت)

''یعنی اے خدا کے پیارے رسول! تو میری آنکھ کی پتلی تھا جو آج تیری وفات کی وجہ سے اندھی ہوگئی ہے۔ اب تیرے بعد جو چاہے مرے مجھے تو صرف تیری موت کا ڈر تھا جو واقع ہوگئی''

راوی کا بیان ہے کہ جب میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس طرح روتے ہوئے دیکھا اور اس وقت آپ مسجد میں بالکل اکیلے ٹہل رہے تھے تو میں نے گھبرا کر عرض کیا کہ حضرت! یہ کیا معاملہ ہے اور حضور کو کونسا صدمہ پہنچا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا میں اس وقت حسانؓ بن ثابت کا یہ شعر پڑھ رہا تھا اور میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہو رہی تھی کہ کاش یہ شعر میری زبان سے نکلتا''

(سیرت طیبہ، ص:۲۲۔۱۲۳ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے)

ایسا عشق میں نے کسی شخص میں نہیں دیکھا

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب جو حضرت مسیح موعودؑ کی پہلی بیوی سے سب سے بڑے بیٹے تھے۔ آپ حضور کی زندگی میں جماعت احمدیہ میں داخل نہیں ہوئے بلکہ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ آپ کے قبول احمدیت سے پہلے زمانہ کی بات ہے کہ ان سے ایک دفعہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کے اخلاق وعادات کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اس پر فرمایا کہ

''ایک بات میں نے والد صاحب (یعنی حضرت مسیح موعودؑ) میں خاص طور پر دیکھی ہے وہ یہ کہ آنحضرت ﷺ کے خلاف والد صاحب ذرا سی بات بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے اگر کوئی شخص آنحضرت ﷺ کی شان کے خلاف ذرا سی بات بھی کہتا تھا تو والد صاحب کا چہرہ سرخ ہو جاتا تھا اور غصے سے آنکھیں متغیر ہونے لگتی تھیں اور فوراً ایسی مجلس سے اٹھ کر چلے جاتے تھے آنحضرت ﷺ سے تو والد صاحب کو عشق تھا۔ ایسا عشق میں نے کسی شخص میں نہیں دیکھا اور مرزا سلطان احمد صاحب نے اس بات کو بار بار دہرایا''

(سیرت طیبہ، ص:۲۸، ۱۲۹ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے)

کیا میں آنحضرت ﷺ کے مزار کو دیکھ بھی سکوں گا!

حضرت بانی جماعت احمدیہ کے فرزند حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے لکھتے ہیں:۔

''ایک دفعہ بالکل گھریلو ماحول کی بات ہے کہ حضرت مسیح موعود کی طبیعت کچھ ناساز تھی اور آپ گھر میں چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے اور حضرت اماں جان نور اللہ مرقدھا اور ہمارے نانا جان یعنی حضرت میر ناصر نواب صاحب مرحوم بھی پاس بیٹھے تھے کہ حج کا ذکر شروع ہو گیا۔ حضرت نانا جان نے کوئی ایسی بات کہی کہ اب تو حج کے لئے سفر اور رستے وغیرہ کی سہولت پیدا ہو رہی ہے حج کو چلنا چاہئے اس وقت زیارت حرمین شریفین کے تصور میں حضرت مسیح موعودؑ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں اور آپ اپنے ہاتھ کی انگلی سے اپنے آنسو پونچھتے جاتے تھے حضرت نانا جان کی بات سن کر فرمایا ''یہ تو ٹھیک ہے اور ہماری بھی دلی خواہش ہے مگر میں سوچا کرتا ہوں کہ کیا میں آنحضرت ﷺ کے مزار کو دیکھ بھی سکوں گا؟'' (روایات نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ)

یہ ایک خالصۃً گھریلو ماحول کی بظاہر چھوٹی سی بات ہے لیکن اگر غور کیا جائے تو اس میں اُس اتھاہ سمندر کی طغیانی لہریں کھیلتی ہوئی نظر آتی ہیں جو عشق رسولؐ کے متعلق حضرت مسیح موعود کے قلب صافی میں موجزن تھیں۔ حج کی کس سچے مسلمان کو خواہش نہیں مگر ذرا اس شخص کی بے پایاں محبت کا اندازہ لگاؤ جس کی روح حج کے تصور میں پروانہ وار رسول پاکؐ (فداہ نفسی) کے مزار پر پہنچ جاتی ہے اور وہاں اس کی آنکھیں اس نظارہ کی تاب نہ لا کر بند ہونی شروع ہو جاتی ہیں'' (سیرت طیبہ، ص:۳۰۔۱۳۱ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے)

جس مجلس میں ہمارے رسول اللہ کو برا بھلا کہا گیا تم اس مجلس میں کیوں بیٹھے رہے؟

''ایک واقعہ لاہور کے جلسہ وچھو والی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے آریہ صاحبان نے لاہور میں ایک جلسہ منعقد کیا اور اس میں شرکت کرنے کے لئے ہر مذہب وملّت کو دعوت دی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی باصرار درخواست کی کہ آپ بھی اس بین الاقوامی جلسہ کے لئے کوئی مضمون تحریر فرمائیں اور وعدہ کیا کہ جلسہ میں کوئی بات خلاف تہذیب اور کسی مذہب کی دلآزاری کا رنگ رکھنے والی نہیں ہوگی اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک ممتاز حواری حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کو جو بعد میں جماعت احمدیہ کے خلیفۂ اوّل ہوئے بہت سے احمدیوں کے ساتھ لاہور روانہ کیا اور ان کے ہاتھ ایک مضمون لکھ کر بھیجا جس میں اسلام کے محاسن بڑی خوبی کے ساتھ اور بڑے دلکش رنگ میں بیان کئے گئے تھے۔ مگر جب آریہ صاحبان کی طرف سے مضمون پڑھنے والے کی باری آئی تو اس بندہ خدا نے اپنی قوم کے وعدوں کو بالائے طاق رکھ کر اپنے مضمون میں رسول پاک ﷺ کے خلاف اتنا زہر اگلا اور ایسا گند اچھالا کہ خدا کی پناہ۔ جب اس جلسہ کی اطلاع حضرت مسیح موعودؑ کو پہنچی اور جلسہ میں شرکت کرنے والے احباب قادیان واپس آئے تو آپؑ حضرت مولوی نورالدین صاحب اور دوسرے احمدیوں پر سخت ناراض ہوئے اور بار بار جوش کے ساتھ فرمایا کہ جس مجلس میں ہمارے رسول اللہؐ کو برا بھلا کہا گیا اور گالیاں دی گئیں تم اس مجلس میں کیوں بیٹھے رہے؟ اور کیوں نہ فوراً اٹھ کر باہر چلے آئے؟ تمہاری غیرت نے کس طرح برداشت کیا کہ تمہارے آقا کو گالیاں دی گئیں اور تم خاموش بیٹھے سنتے رہے؟ اور پھر آپؑ نے بڑے جوش کے ساتھ یہ قرآنی آیت پڑھی کہ

اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ (سورہ نساء۔۱۴۱)

''(یعنی اے مومنو!) جب تم سنو کہ خدا کی آیات کا دل آزار رنگ میں کفر کیا جاتا اور ان پر ہنسی اڑائی جاتی ہے تو تم ایسی مجلس سے فوراً اٹھ جایا کرو تاوقتیکہ یہ لوگ کسی مہذبانہ انداز گفتگو کو اختیار کریں۔''

اس مجلس میں حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ خلیفہ اوّل بھی موجود تھے اور وہ حضرت مسیح موعودؑ کے ان الفاظ پر ندامت کے ساتھ سر نیچے ڈالے بیٹھے رہے۔ بلکہ حضرت مسیح موعودؑ کے اس غیورانہ کلام سے ساری مجلس ہی شرم وندامت سے کٹی جارہی تھی۔'' (سیرت طیبہ، ص:۲۶ تا ۱۲۸ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے)

فرشتوں کا نور کی مشکیں بھر کر لانا

حضرت بانی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

''ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل وجان اس سے معطر ہوگیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ آب زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں اور ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمد کی طرف بھیجی تھیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔''

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن، جلد اوّل ص:۵۹۸ حاشیہ در حاشیہ نمبر۳)